مصنّف کی دُوسری کتابیں

تنقید

اردو تنقید کی تاریخ (جلد اول)

تعبیر تشریح تنقید

حرفِ غزل

معیار و میزان

ترتیب

مراثیٔ میر

امانت کی اندر سبھا

اردو مرثیے کی روایت (زیر طبع)

ترجمہ (انگریزی سے)

ٹیلیفون کی کہانی (گراہم بیل کے سوانح حیات)

ریاستہائے متحدہ کی مختصر تاریخ

ہندی میں:

داغ اور اس کی شاعری

تین اندر سبھائیں (زیر طبع)

ALAVI BOOK DEPOT
Post Box No 3061
Mohamed Ali Road,
BOMBAY-3 India

اُردو مرثیے کا ارتقا

ابتدا سے انیس تک

از

مسیح الزماں

دانش محل، بکسیلرز
امین الدولہ پارک لکھنؤ

東京外国語大学
176231
49. 3. 30
図書館蔵書

昭和46年度科学研究費購入図書
寄贈 東外大・東洋文化研
合同海外学術調査団 氏

پہلی اشاعت : ۱۹۶۸ء
کاپی رائٹ : مصنف
کتابت :
سیّد علی احمد
طباعت :
نظامی پریس، وکٹوریہ اسٹریٹ، لکھنؤ

مہتمم و نگراں :
سیّد اظہر مسعود رضوی
ناشر :

کتاب نگر۔ دین دیال روڈ، لکھنؤ ۳

ٹیلیفون نمبر ۲۶۸۳۹

قیمت : .. .. .. چودہ روپے (۱۴)

فہرست

دیباچہ ۹
پہلا باب : ابتدائیہ ۱۷
● دکن میں ایرانی اثرات ۱۹
قطب شاہی عہد میں عزاداری ۴۲
پہلا مرثیہ گو : محمد قلی قطب شاہ ۵۳
عادل شاہی عہد میں عزاداری ۵۵
مرزا کی مرثیہ گوئی ۶۰
دورِ مغلیہ ۷۱
ہاشم علی برہان پوری ۷۳
درگاہ قلی سالار جنگ ۸۲
● دہلی میں عزاداری اور مرثیہ گوئی ۸۹
فضلی ۹۶
مسکین ۱۰۱
محب ۱۰۵
سودا ۱۰۸
میر ۱۱۷
میر حسن، حیدر بخش حیدری ۱۲۱
خاتمہ ۱۲۵

دوسرا باب : لکھنؤ میں عزاداری .. ۱۳۱

● لکھنؤ میں مرثیے کا دورِ آغاز

حیدری .. ۱۴۷

سکندر .. ۱۵۲

گدا .. ۱۶۱

احسان .. ۱۶۶

افسردہ .. ۱۷۲

خاتمہ .. ۱۸۲

تیسرا باب : دورِ تعمیر

خلیق .. ۱۸۷

فصیح .. ۲۱۵

ضمیر .. ۲۴۵

دلگیر .. ۲۷۵

دور کا جائزہ .. ۲۹۸

چوتھا باب : دورِ عروج

انیس .. ۳۰۵

فصاحت کا تصور .. ۳۰۷

جذبات نگاری .. ۳۰۹

کردار نگاری .. ۳۲۲

واقعہ نگاری .. ۳۳۸

جنگ کے بیانات .. ۳۴۳

انفرادی جنگ .. ۳۵۱

مناظرِ قدرت .. ۳۵۹

اخلاقی پہلو .. ۳۶۳

مکالمے .. ۳۶۴

نظریۂ شاعری .. ۳۶۹

پانچواں باب : دبیر اور ان کے اہم معاصرین

دبیر .. ۳۷۷

خیال بندی و مضمون آفرینی .. ۳۷۹

صنائع و بدائع .. ۳۸۶

سادگیِ بیان .. ۳۹۶

جدت پسندی .. ۴۰۴

جنگ .. ۴۰۶

بین .. ۴۰۸

عشق .. ۴۱۱

اصلاحِ زبان .. ۴۱۲

مرثیہ گوئی .. ۴۱۶

تعشق .. ۴۲۸

چھٹا باب : مرثیے کا فنی اور معنوی ارتقا .. ۴۴۳

ہیئت کا ارتقا، مسدس، تحت اللفظ خوانی .. ۴۴۵

مرثیے کی ساخت اور اجزائے ترکیبی .. ۴۵۲

داخلی ساخت .. ۴۵۹

المیہ کا نقطۂ نظر ۴۶۱
ایپک اور مرثیہ ۴۶۷
کلاسیکی تصور ۴۶۸
نشاۃ الثانیہ کی رسم پرستی ۴۶۹
جدید تاریخی تنقید ۴۷۰
حقیقت نگاری ۴۷۳
ہندوستانی رسوم اور مرثیہ کے کردار ۴۷۷
منظر نگاری یا فضا آفرینی ۴۸۱
اختتامیہ ۴۸۶

فہرست ماخذ ۴۹۲
اشاریہ ۴۹۸

دیباچہ

اردو کے تمام مورّخ اسے مانتے ہیں کہ مرثیہ نے اردو شاعری کو بڑی وسعت، تنوّع اور وقار بخشا ہے۔ تقریباً تین صدیوں کے دوران میں یہ صنف ارتقا کے مختلف مدارج سے گزری ہے۔ تہذیبی اور معاشرتی روایتوں، ادبی تقاضوں اور معتقدات کی گود میں پرورش پاکر اس نے زندگی کی حقیقتوں کو ایک دوسرے زاویے سے دیکھا اور افراد کے باہمی رشتوں، روحانی اور اخلاقی قدروں، فن کی نزاکتوں کو ملحوظ رکھ کر حیات و کائنات کے بہت سے نئے پہلوؤں کو واضح کیا ہے۔ اردو میں اس کی ترقی کسی دوسری زبان کے براہِ راست اثر سے بے نیاز ہے اور لکھنؤ میں اس نے جو اہمیت اور عظمت حاصل کی وہ کسی بھی ادب کے لیے باعثِ فخر ہو سکتی ہے۔

انیسویں صدی عیسوی کی ادبی بیداری نے اگرچہ اس صنف کے ارتقا اور عروج میں بھی نمایاں حصہ لیا لیکن ایک طرف اسے اپنے موضوع کی وجہ سے صرف مسلمانوں اور مسلمانوں میں بھی اہل بیت رسول سے محبّت و عقیدت رکھنے والوں کے حلقے کی چیز سمجھا گیا، دوسری طرف مذہبی تقدس اور معتقدانہ تصورات کی تسکین سے وابستہ کر کے اسے فن کے تقاضوں سے ماورا خیال کیا گیا اس لیے اس کی ادبی حیثیت نمایاں نہیں ہو سکی۔ عبدالغفور خاں نسّاخ نے انتخاب نقص میں جب